151420- بیوی کے سابقہ خاوندوں کے متعلق سوچ سے پریشان رہنے والے شخص کے بارہ میں چند ایک نصیحتیں

سوال

تین برس قبل میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے منگنی کے عرصہ میں جب ہمارا تعارف ہوا تو وہ میرے ساتھ امین تھی، اور شادی کے معاملہ میں اس عورت نے مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپایا، وہ ایک بچے کی ماں ہے.

جب اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا تو میں نے استخارہ کیا اور اس سے شادی پر میں خوش تھا، وہ عورت بقدرے خوبصورت بھی اور دین والی بھی، میں نے بھی اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے رکھی ہے اور میرا ایک بچہ بھی ہے.

اور جب اس کی رخصتی ہوئی اور وہ میرے گھر آ کر رہنے لگی تو مجھے اس کے پہلے خاوندوں بارہ میں مختلف قسم کی سوچ نے آ گھیرا، مجھے معلوم ہے کہ یہ سوچ صحیح نہیں باوجود اس کے کہ وہ ایک اطاعت گزار اور اللہ سے ڈرنے والی بیوی اور اچھی صفات کی مالک ہے پھر بھی شیطان وسوسے ڈال رہا ہے، یہ میری خواہش تھی کہ ایسی ہی بیوی سے شادی کروں، میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے شادی کے بعد تین ماہ اس سے عدل نہیں کیا، ان افکار اور سوچ کی بنا پر میں نے اس سے سخت رویہ اختیار کیے رکھا جس کی بنا پر میں تعصب مزاج کا مالک بن گیا.
اب وہ حاملہ ہے اور وہ اللہ کے قرب اور جنت کے حصول میں میری معاونت کرتی ہے، میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں، وہ مجھے دین کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور باپردہ بھی ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرتی ہے، اور مسجد میں جا کر نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرتی ہے.

لیکن میری اس کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ میں اس کا ماضی نہیں بھول پاتا، میں یہ نہیں سوچنا چاہتا کہ وہ کسی اور مرد کی آغوش میں رہی ہے، میں اس بیماری کا شکار ہوں بعض اوقات تو اس سوچ کو روکنے کی طاقت رکھتا ہوں، اور بعض اوقات شیطان اپنا کھیل کھیل جاتا ہے، حتیٰ کہ زیادہ سوچ و بچار کی بنا پر سر چکرا جاتا ہے، میں اللہ کی طرف رجوع اور توبہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں، میرا یقین ہے کہ وقت ہی اس کا بہتر علاج ہے، اگر اس سلسلہ میں آپ مجھے کوئی نصیحت کریں تو آپ کی عین نوازش ہوگی.

پسندیدہ جواب

ہمارے لیے آپ کو نصیحت کرنے میں اس
بنا پر آسانی ہے کہ آپ کو اپنی غلطی کا علم ہے کہ آپ اپنی بیوی کے ساتھ سخت رویہ رکھتے
ہیں، حالانکہ وہ ایسے سخت رویہ کی مستحق نہیں ہے، کیونکہ اس نے کوئی معصیت تو نہیں
کی، بلکہ وہ تو کتاب و سنت کے مطابق اپنے خاوندوں کی بیوی بن کر رہی ہے.

وہ تو اسی شخص کے ساتھ رہی ہے جسے
اللہ تعالی نے اسے بطور خاوند حلال کیا تھا، اور اسی طرح آپ بھی تو اپنی سابقہ بیوی
کی آغوش میں رہے ہیں جس طرح اللہ نے حلال کیا تھا؛ اس لیے آپ اور اس کے ماضی میں

کوئی فرق نہیں ہے، تم دونوں ہی اللہ تبارک وتعالی سے ڈرنے والے تھے اور آپ دونوں
نے ہی اپنی شہوت کو حلال میں ہی استعمال کیا ہے.

میرے محترم بھائی :

اگر ہم آپ سے یہ سوال کریں کہ کیا آپ
زیادہ غیرت والے ہیں یا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ غیرت مند تھے ؟

تو آپ اس کا جواب دینے میں کسی تردد
کے شکار نہیں ہونگے، بلکہ آپ فورا یہی جواب دینگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ غیرتمند تھے.

کیا آپ کو علم ہے کہ عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ساری بیویاں پہلے سے شادی
شدہ تھیں کوئی مطلقہ تھی تو کوئی بیوہ ؟!

اور پھر اگر کسی طلاق یافتہ یا بیوہ
عورت سے شادی کرنا مرد کو عیب دار بناتا تو اللہ سبحانہ وتعالی اپنے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے اس پر کبھی بھی راضی نہ ہوتا.

اور کیا آپ کو یہ بھی علم ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ایک بیوی جو زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی
عنہا کے نام سے جانی جاتی ہیں کی شادی تو اللہ سبحانہ وتعالی نے خود ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی ؟!

جی ہاں ایسا ہی ہوا جیسا کہ اللہ
سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**{اور جب زید (رضی اللہ تعالی عنہ)
نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کرلی تو ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا}** الاحزاب (
37).

اسی لیے انہیں اس پر فخر کرنے کا بھی
حق حاصل ہوا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

وہ بیان کرتے ہیں کہ : زینب رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں پر فخر کرتی ہوئی کہتی تھیں :

"تمہاری شادی تو تمہارے گھر والوں نے کی، لیکن میری شادی تو ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالی نے خود کی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6984).

صحیح مسلم حدیث نمبر (177) میں بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اسی طرح مروی ہے .

اور کیا آپ جانتے ہیں کہ صحابیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کتنی بار شادی کی تھیں ؟

انہوں نے تین بار عالم وفاضل اشخاص سے شادی کی جس طرح کے لوگ صحابہ کے دور کے بعد کبھی پیدا بھی نہیں ہوئے ، اور پھر یہ تینوں افراد شجاعت وبہادری اور علم ودین اور غیرت کے اعلی درجہ پر فائز تھے .

انہوں نے سب سے پہلے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کی ، اور جب وہ فوت ہو گئے تو انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کرلی ، اور جب ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ فوت ہو گئے تو اسماء رضی اللہ تعالی عنہا نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کی .

لیکن ایسا کرنے سے نہ تو اسماء رضی اللہ تعالی عنہا میں کوئی عیب پیدا ہوا ، اور نہ ہی ان تین قابل قدر اور اعلی درجہ پر فائز افراد میں کوئی عیب آیا کہ انہوں نے ایک بیوہ سے شادی کی اور نہ ہی انہوں نے اس سے نفرت کی ، اور نہ ہی بے وقوفوں کی غیرت کی طرح ان کے دلوں کو جلایا .

انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ایسا کیا تھا ، اگر یہ چیز عیب شمار ہوتی یا پھر مروت و غیرت میں نقص کا باعث بنتی حاشا وکلا یہ کبھی نہیں ہوسکتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہ کرتے اور نہ ہی صحابہ کرام اس پر عمل کرتے .

بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ :

اگر یہ نقص اور عیب ہوتا تو اللہ
سبحانہ وتعالی اصلا اسے مشروع ہی نہ کرتا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی غیرت والا
ہے اور پھر وہ تو اپنے بندوں سے بھی زیادہ غیرت رکھتا، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ
اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کیا جائے، یہ نہیں کہ بندے اس سے فائدہ اٹھائیں
جو اللہ نے ان کے لیے حلال کیا ہے تو اس میں غیرت ہو!!

محترم بھائی :

عقل مند شخص تو اپنی بیوی کے اب اور
موجودہ واقع کو دیکھتا ہے، اور وہ اطاعت گزار اور دین دار ہونے پر اللہ کا شکر بجا
لائے کہ اسے ایسی بیوی ملی ہے، اور اگر کوئی غلطی کرے تو بیوی کو سمجھائے.

اور پھر آپ نے تو اپنی بیوی کے بارہ
کوئی غلط بات تک نہیں کی بلکہ اس کی اچھائی اور تعریف ہی بیان کی ہے، اس لیے آپ کو
پریشان وغمزدہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ پریشانی اور غمزہ ہونے میں کوئی فائدہ نہیں
ہے، بلکہ یہ تو آپ کی زندگی میں اور پریشانیاں لانے کا باعث بنے گے.

بلکہ آپ کے گھر کی تباہی کا باعث بن
سکتے ہیں اور آپ کے گھر کا شیرازہ بکھر کر آپ کے سر پر آن گرے گا، اور پھر اس نعمت کی
ناشکری کرنے پر نادم ہونگے اور افسوس کرینگے لیکن اس ندامت اور افسوس کا کوئی فائدہ
نہیں ہوگا.

اس لیے آپ اس کے ماضی میں سوچنا چھوڑ
دیں، اور پریشان نہ ہوں، کیونکہ اس سے غم و پریشانی اور بڑھیگی، کیونکہ آپ کی بیوی
کا ماضی تو صاف وشفاف ہے، آپ اس کے ایمان کی تقویت کا باعث بنیں، اور اپنے خاندان
اور گھر کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا مثالی خاندان بنائیں.

محترم بھائی :

آپ علم میں رکھیں ان شاء اللہ آپ
کی اولاد میں بیٹیاں ہونگی، جب اللہ ان کے مقدر میں شادی کریگا اور اگر کسی کا

خاوند فوت ہوگیا یا پھر اسے طلاق دے دی تو آپ اسے کس نظر سے دیکھیں گے، اور اس کے معاملہ میں کیا خیال کریں گے ؟

کیا آپ اپنی طلاق یافتہ یا پھر بیوی
بیٹی کے لیے راضی نہیں نہیں ہونگے کہ وہ کسی اور سے شادی کرے، بلکہ آپ کو تو اس پر خوشی ہوگی، کیونکہ عقل و دانش رکھنے والے تو اپنی بیٹیوں کے لیے کوئی مناسب خاوند خود تلاش کرتے ہیں.

بالکل اسی طرح جیسے عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی رشتہ جب ان کا خاوند فوت ہو گیا تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ پر پیش کیا، اور پھر ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ پر.

اس لیے جب آپ اپنی بیٹی یا بہن کے
لیے راضی نہیں کہ وہ اپنے گھر میں قید ہو کر رہ جائے، اور لوگ اسے ایسی چیز کی سزا دیں جس میں ان کا کوئی گناہ نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی بنا پر کوئی عیب ہے، تو پھر آپ اپنی بیوی کو ایسے امر کی سزا کیوں دے رہے ہیں جس میں اس کا کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی اس کے دین اور اور اس کی عزت میں کوئی عیب ہے، اللہ محفوظ رکھے ؟!!

اے کے بندے آپ اپنے نفس کے ساتھ
انصاف کیوں نہیں کرتے ؟!!

محترم بھائی :

یہ جان لیں کہ اگر شیطان آپ کی بیوی
کو طلاق دلوانے میں کامیاب ہوگیا نہ تو ہم آپ سے یہ چاہتے ہیں، اور ان شاء اللہ ہمیں آپ سے اس کی توقع بھی نہیں ہے تو اس میں آپ دونوں کے لیے نقصان و ضرر ہے.

کیونکہ آپ دوسری بیوی کو طلاق دے رہے
ہیں، اور لوگوں میں یہ معروف ہو جائیگا، اس طرح آپ کے لیے کسی اور عورت سے شادی کرنے کی فرصت اور موقع ختم ہو جائیگا کہ یہ تو بیویوں کو طلاق دے دیتا ہے.

اور اس عورت کے لیے بھی شادی کی فرصت
ختم ہو جائیگی کیونکہ آپ اس کے چوتھے خاوند ہیں اس طرح اس کے لیے بھی شادی کے مواقع

یا توکم ہوجائینگے یا پھر منعدم.

اس لیے آپ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے
سوچیں، اور یہ علم میں رکھیں کہ خاوند اور بیوی میں علیحدگی شیطان اور ابلیس کے ہاں
سب سے اہم اور افضل کام ہے، کیونکہ ابلیس خاوند اور بیوی میں علیحدگی کرانے والے
شیطان کو اپنے قریب کرتا ہے، اسی لیے شریعت اسلامیہ میں غیر مرغوب ہے اور اس طرف لے
جانے والے سارے اسباب منع کیے گئے ہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"طلاق اصلا ممنوع ہے، صرف بقدر
ضرورت مباح کی گئی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ابلیس اپنا تخت سمندر پر نصب کر کے
اپنا لاؤ لشکر روانہ کرتا ہے، اس کا قریبی وہ شیطان ہوتا ہے جو سب سے بڑا اور عظیم
فتنہ پیدا کرنے والا ہو، ایک شیطان آکر کہتا ہے : میں اس کے ساتھ رہا حتی کہ اس نے
ایسے ایسے کرلیا، اور ایک دوسرا شیطان آکر کہتا ہے میں اس کے ساتھ لگا رہا حتی کہ
میں نے اس اور اس کی بیوی کے مابین علیحدگی کرادی تو ابلیس اسے اپنے ساتھ لگاتا
اور کہتا ہے : تم تم !!"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2813).

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے جادوگروں
کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

**.{تو وہ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے
ہیں جس سے آدمی اور اس کی بیوی کے مابین جدائی ڈالدیں}.** انتہی

دیکھیں : جامع المسائل (356/1).

محترم بھائی :

آپ اس سے قبل بھی ایک عورت کو طلاق
دے چکے ہیں ہمارے خیال میں وہ کنواری تھی؛ تو کیا آپ اپنی ساری زندگی ایسے ہی بسر
کرینگے، کنواری لڑکی کو اس لیے طلاق دی کہ وہ آپ سے موافقت نہ رکھتی تھی، اور اب
ایک شادی شدہ عورت کو طلاق دینگے کہ وہ پہلے خاوند والی تھی؛ آپ کے اس عمل کو کونسی
عقل اور کونسا دین قبول کریگا ؟!

اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو جو
نعمت دی ہے اس پر آپ شکر کیوں نہیں کرتے، کہ آپ کی بیوی دیندار اور خوبصورت و جمال
کی مالک ہے ؟

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے سچ
فرمایا ہے :

.{اور میرے بندوں میں شکرگزار بہت
ہی کم ہیں }. سبا (13).

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی
آپ کے دل کو ہدایت دے اور آپ کا سینہ کھولے، اور آپ سے شیطان کے وسوسے اور اس کی چالیں
دور کرے، اور آپ کی بیوی کی آپ کے لیے اصلاح فرمائے، اور آپ کی بیوی کے لیے آپ کی
اصلاح کرے.

واللہ اعلم.